171308 ـ طواف كے چكروں ميں شك اور دونوں اقوال ميں جمع كرنا

سوال

طواف كے چكروں ميں اگر شك ہو جائے تو اس كے حكم كے متعلق ميں نے دو رائے كا مطالعہ كيا ہے:
پہلى رائے يہ ہے كہ اگر كسى شخص كو دوران طواف چكروں ميں شك ہو جائے كہ آيا اس نے چھ يا سات چكر لگائے ہيں تو وہ شك كو ختم كرنے كے ليے ايك اور چكر لگائے تا كہ شك كى بجائے يقينى طور پر سات چكر ہو جائيں ليكن اگر اسے طواف كرنے كے بعد شك ہو تو يہ شك شيطان كى جانب سے ہے اور اس كا طواف صحيح ہوگا اور اس پر كچھ لازم نہيں آتا.
ماخوذ از: فتاوى ابن باز رحمہ اللہ.
دوسرى رائے يہ ہے كہ: امام مالك رحمہ اللہ مروى ہے كہ اگر كوئى شخص بيت اللہ كا طواف كرے اور طواف كے بعد مقام ابراہيم پر دو ركعت ادا كرنے جائے اور اسے شك پيدا ہو تو وہ واپس جا كر جتنے چكروں ميں شك ہوا ہے وہ پورے كرے، اور پھر جا كر دوبارہ دو ركعت ادا كرے اور پہلى دو ركعت معتبر نہيں ہونگى.
كيونكہ طواف كى ركعتيں تو طواف مكمل ہونے كے بعد ہى كفائت كرتى ہيں.
موطا امام مالك حديث نمبر (266).
برائے مہربانى يہ بتائيں كہ ان دونوں اقوال ميں جمع كيسے كيا جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شك دو حالتوں سے خالى نہيں ہوگا:

پہلى حالت:

شك عبادت كے درميان پيدا ہو تو اس حالت ميں كم از كم پر بنا كرتے ہوئے باقى كو مكمل كيا جائيگا، مثلا اگر كسى شخص كو دوران طواف شك ہو كہ آيا اس نے پانچ يا چھ چكر لگائے ہيں تو كم يعنى پانچ پر بنا كى جائيگى كيونكہ پانچ چكرتو يقينى ہيں اور چھٹے ميں شك ہے.

اس كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان ہے كہ:

" جب تم میں سے کسی کو نماز میں شکہ ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کتنی نماز کی ہے آیا اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت تو وہ شك کو ختم کر کے یقین پر بنا کرے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (888).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر طواف کے چکروں کی تعداد میں شك ہو جائے تو یقین پر بنا کی جائے گی.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہم نےجن اہل علم سے علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اتفاق ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ عبادت ہے جب اس میں شك ہو جائے تو نماز کی طرح اس میں بھی یقین پر بنا کی جائیگی " انتہی

دیکھیں: المغنی (3 / 187).

دوسری حالت:

عبادت کے بعد شك پیدا ہو تو صحیح قول کے مطابق اس کی طرف التفات نہیں کیا جائیگا، کیونکہ اس میں عبادت نقص سے سلیم ہے، اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے لیے وسوسہ کا دروازہ نہ کھولے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" لیکن جب طواف کے بعد شك پیدا ہو تو مالکیہ کے سوا جمہور علماء کے ہاں اس کی طرف التفات نہیں کیا جائیگا، اور احناف نے شك کی عبارت کا اطلاق کیا ہے ... انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (29 / 125).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عبادت ختم ہونے کے بعد شك معتبر نہیں، اس کی مثال یہ ہے کہ: اگر طواف کے چکروں میں کسی کو شك ہو جائے کہ آیا اس نےپانچ یا چھ چکر لگائے ہیں تو ہم کہیں گے اگر اسے دوران طواف ہی شك ہوا ہے تو جس میں اسے شك ہے وہ پورا کرے اور معاملہ ختم ہو جائیگا.

اور اگر اسے طواف ختم کرنے کے بعد شك پیدا ہوا اور وہ کہے کہ: اللہ کی قسم مجھے علم نہیں میں نے چھ چکر

لگائے یا سات ؟

اس شك كا كوئی اعتبار نہيں، بلكہ يہ شك بيكار ہے اسے سات چكر شمار كريگا.

انسان كے ليے يہ قاعدہ اور اصول مفيد ہے كہ اگر اسے شكوك ميں كثرت ہو تو وہ ان شكوك كی طرف التفات مت كرے، اور اگر عبادت ختم كرنے كے بعد اسے شك پيدا ہو تو بھی اس شك كی طرف كوئی دھيان نہ دے، مگر يہ كہ اسے يقين ہو جائے، اور جب يقين ہو تو پھر نقص كو پورا كرنا واجب ہے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

واللہ اعلم .